اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ
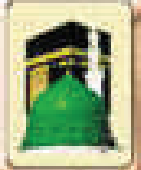
معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند
حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ

سنِ طباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مکتبۃ المدینہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)
E.mail:ilmia26@dawateislami.net
E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۳۷۹) **یعنی** اسباب ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

امامِ اہلسنّت سَیِّدُ نا اِمام ابوالحسن اَشْعَرِی قَدَّسَ سِرَّہُ الْعَزِیز **فرماتے ہیں:**

لَمْ یَزَلْ اَبُوْبَکْرٍ بِعَیْنِ الرِّضَا مِنْهُ — ابوبکر ہمیشہ **اللہ** تعالیٰ کی نظرِ رضا سے منظور رہے۔

(ملخصاً، ارشاد الساری شرح صحیح بخاری، ج۸، ص ۳۷۰)

ابنِ عساکر امام زُہری تلمیذِ اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہم **سے راوی**

مِنْ فَضْلِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّهٗ لَمْ یَشُكَّ فِی اللّٰهِ سَاعَةً (معرفة الصحابة، ج۱، ص۵۲) — صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے فضائل سے ایک یہ ہے کہ انہیں کبھی **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) میں شک نہ ہوا۔

اِمام عبدالوہاب شَعْرانی ''اَلْیَوَاقِیْت وَالْجَوَاهِر'' **میں فرماتے ہیں۔حضور اقدس** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **نے ابوبکر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ **سے فرمایا** ''اَتَذْکُرُ یَوْمَ یَوْمٍ'' کیا تمہیں اُس دن والا دن یاد ہے۔عرض کی:''ہاں یاد ہے اور یہ بھی یاد ہے کہ اُس دن سب سے پہلے حضور نے'' بَلٰی ''فرمایا تھا۔ بالجملہ (الغرض) صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزِ اَلَسْتُ [1] سے روزِ ولادت اور روزِ وِلادت سے روزِ وفات اور روزِ وفات سے اَبَدُ الآباد (یعنی ہمیشہ ہمیشہ) تک سردارِ مسلمین ہیں۔''

حضرت مولا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل پر مشتمل رسالہ

یوں ہی سیدنا مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیم **اس بارے میں میرا ایک خاص رسالہ ہے:**''تَنْزِیْهُ الْمَکَانَةِ الْحَیْدَرِیَّة عَنْ وَصْمَةِ عَهْدِ الْجَاهِلِیَّة'' [2]

دھوبی اور طَوَائف کے ہاں کھانا کھانا کیسا؟

اِسْتِفْتا : دھوبی کے یہاں گیارہویں شریف کا **کھانا** جائز ہے یا نہیں؟ اور فاحشہ (یعنی طوائف) کے یہاں کھانے اور اس سے قرآنِ عظیم کی تلاوت کرنے کی **تنخواہ** لینے کا کیا حکم ہے؟

الجواب : دھوبی کے یہاں کھانے میں **کوئی حرج نہیں** ۔ یہ جو جاہلوں میں مشہور ہے کہ دھوبی کے یہاں کا کھانا ناپاک

---

[1]: وہ دن جس میں **اللّٰہ** تعالیٰ نے تمام روحوں سے سوال کیا تھا کہ ''اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (ترجمۂ کنزالایمان: کیا میں تمہارا رب نہیں؟ (پ۹، الاعراف ۱۷۲)'' اور روحوں نے جواب میں کہا تھا '' بَلٰی ''(ترجمۂ کنزالایمان: کیوں نہیں! (پ۹، الاعراف ۱۷۲)''

[2]: یہ رسالہ فتاوٰی رضویہ جلد ۲۸، صفحہ ۴۳۳ پر موجود ہے۔

ہے محض **باطل** ہے۔ ہاں فاحشہ کے یہاں کھانا **جائز نہیں**۔ وہ تنخواہ[1] اگر اُس **ناپاک آمدنی** سے دے تو وہ بھی **حرامِ قطعی** اور اگر اُس کے ہاتھ کوئی چیز بیچی ہو اور وہ اپنے اسی مال سے دے اس کا لینا **قطعی حرام**، البتہ اگر قرض لے کر قیمت دے تو **جائز** ہے۔ واللّٰہُ تَعَالٰی اَعلَمُ

ناک میں چڑھنے والے دودھ سے رَضاعت کا حکم

عرض: اگر بچے کی ناک میں کسی طرح دودھ چڑھ کر حلق میں پہنچ گیا ہو تو کیا حکم ہے؟

ارشاد: منہ یا ناک سے عورت کا دودھ جو بچے کے جوف (یعنی پیٹ) میں پہنچے گا، **حرمتِ رضاعت** لائیگا۔

یہ وہی فتویٰ ہے جو چودہ شعبان ۱۲۸۶ھ کو سب سے پہلے اس فقیر نے لکھا اور اسی ۱۴ شعبان ۱۲۸۶ھ کو منصبِ اِفتا عطا ہوا، اور اسی تاریخ سے بِحَمدِ اللّٰہ تعالیٰ نماز فرض ہوئی اور ولادت ۱۰ شوال المکرّم ۱۲۷۲ھ روزِ شنبہ (یعنی ہفتہ) وقتِ ظہر مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء، ۱۱ جیٹھ سدی ۱۹۱۳ سمبت کو ہوئی تو منصبِ اِفتا ملنے کے وقت فقیر کی عمر ۱۳ برس دس مہینہ چار دن کی تھی جب سے اب تک برابر یہی خدمتِ دین لی جا رہی ہے وَالْحَمْدُ لِلّٰہ۔

رُکوع وسجود میں ٹھہرنے کی مقدار

عرض: رُکوع و سجود میں بقدرِ سُبحَانَ اللّٰہ کہہ لینے کے ٹھہرنا کافی ہے؟

ارشاد: ہاں رُکوع و سجود میں اِتنا ٹھہرنا فرض ہے کہ ایک بار سُبحَانَ اللّٰہ کہہ سکے۔

(رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ مطلب کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم ......الخ، ج۲، ص ۱۹۳)

جو رُکوع و سجود میں تعدیل (یعنی اِنہیں ٹھہر ٹھہر کر ادا) نہ کرے ساٹھ برس تک اِسی طرح نماز پڑھے اُس کی **نمازیں قبول نہ ہوں گی**۔ حدیث میں ہے:

---

[1] قرانِ عظیم کی تلاوت پر اُجرت لینا دینا دونوں حرام ہیں۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "اقرأوا القرآن ولا تاکلوا بہ" (ترجمہ: قران پڑھو اور اسے خوردنی (یعنی کھانے) کا ذریعہ نہ بناؤ۔م) (دارمی ص ۷ فضائل القرآن مسند احمد بن حنبل، ج ۳ ص ۳۵۷) ہاں جبکہ خاص تلاوت پر معاہدہ نہ ہوا ہو مثلاً ایک حافظ کو ملازم رکھا اور اس کے متعلق پھر یہ کام بھی کر دیا تو اب اسے تنخواہ لینا جائز ہے کہ وہ اجرت تلاوت قران کی نہیں بلکہ اس کے وقت کی اجرت ہے یہی مقصودِ اعلیٰ حضرت ہے اور تعلیم قران بخوف ذہابِ قران پر جوازِ اُجرت کا فتوی متاخرین نے دے دیا ہے۔ اگر یہ صورت ہو تو بھی جائز ہے اور محض تلاوت پر اجرت کا وہی حکم ہے۔۱۲